جوش ملیح آبادی
(1898ء تا 1982ء)

کسان

تدریسی مقاصد

- طلبہ کو کھیتی باڑی کے مقدس پیشے سے آگاہ کرنا۔
- کسان کی محنت کو خراجِ تحسین پیش کرنا۔
- طلبہ میں ملک کی ترقی کے لیے کام کرنے کا جذبہ پیدا کرنا۔
- طلبہ کو نظم میں منظر نگاری کی اہمیت کے بارے میں بتانا۔
- طلبہ کو ملکی معیشت میں کسان کے کردار کے بارے میں بتانا۔
- طلبہ کو جوش ملیح آبادی کے حالاتِ زندگی سے روشناس کروانا۔
- طلبہ کو جوش ملیح آبادی کی شاعری کی خصوصیات بتانا۔

شاعر کے حالاتِ زندگی

نام شبیر حسن خان، تخلص جوش۔ ملیح آباد کے معزز خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ ان کے دادا اور پردادا بھی شاعر تھے۔ اس طرح شعروشاعری جوش کو ورثے میں ملی تھی۔

جوش کا خاندان ایک خوشحال اور نیم جاگیردارانہ قسم کے گھرانے پر مشتمل تھا۔ اس طرح جوش کا بچپن اور لڑکپن آسودہ حالی میں گزرا لیکن پھر جائیداد نسل در نسل تقسیم ہو جانے کی وجہ سے معاشی مسائل بڑھتے گئے اور جوش کو مختلف قسم کی ملازمتیں کرنا پڑیں۔

ابتدائی تعلیم کے بعد علی گڑھ گئے، لیکن تعلیم ادھوری چھوڑ دی۔ 1924ء میں حیدر آباد دکن چلے گئے اور دس سال تک وہاں دارالترجمہ میں ناظر ادب کے عہدے پر فائز رہے۔ ان دنوں ان کی پر جوش، اخلاقی اور انقلابی شاعری کا بڑا چرچا تھا۔ تقسیم کے

وقت ہندوستان میں رہ گئے تھے۔ بعد ازاں پاکستان چلے آئے اور کراچی میں مقیم رہے۔
جوش کی شاعری کے جو مجموعے چھپ چکے ہیں، ان میں ''روح ادب'' کے علاوہ ''شعلہ و شبنم'' ''جنون و حکمت'' ''سموم و صبا'' ''جذبات فطرت'' ''سرود و خروش'' ''عرش و فرش'' ''رامش و رنگ'' ''شاعر کی راتیں'' وغیرہ شامل ہیں۔ انھوں نے ایک اردو لغت بھی مرتب کیا۔

زندگی کے آخری ایام میں جوش کو زیادہ شہرت ان کی خود نوشت حالات زندگی ''یادوں کی بارات'' کے باعث حاصل ہوئی۔ اس کتاب میں انھوں نے اپنے مخصوص رنگین مزاج اور باغیانہ انداز سے اپنی زندگی اور اپنے ماحول کے حالات پر روشنی ڈالی۔

جوش اول و آخر ایک نظم گو شاعر تھے۔ غزل سے انھیں زیادہ لگاؤ نہ تھا، البتہ رباعی بھی ان کی ایک پسندیدہ صنف تھی۔ وہ ایک زمانے تک غزل کی شدید مخالفت کرتے رہے۔

انقلابی نظریات

جوش کو شاعر انقلاب بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ انھوں نے برصغیر پاک و ہند کی تحریک آزادی کے زمانے میں بہت پُر جوش اور انقلابی نظمیں لکھیں۔ ان کے کلام میں لہجے کی گھن گرج، الفاظ کا مناسب چناؤ اور جذبات و تخیلات کی بلندی کے سبب ان کا شعری مقام مسلسل بلند ہوتا گیا۔

نغمگی اور تصویر کشی

جوش دور جدید کے بلند شعرا کی صف میں شامل ہیں۔ شاعری میں انقلابی اور رومانوی رجحانات کی وجہ سے شاعر انقلاب اور شاعر شباب کہلوائے۔ جوش کو شاعری کے فن اور زبان و بیان پر پوری قدرت حاصل ہے۔ ان کا کلام نغمگی اور لفظی تصویر کشی میں یکتا ہے۔

www.downloadclassnotes.com

مرکزی خیال

اس نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ کسان کو ہماری معاشی، اقتصادی اور معاشرتی زندگی میں ایک اہم مقام حاصل ہے۔ کسان کی محنت و مشقت ہی ملکی پیداوار اور قومی آمدنی کا بڑا ذریعہ ہے۔ یہ فصلوں کو پروان چڑھاتا اور ان کی نگہداشت کرتا ہے۔ وہ گرمی کی شدت میں بھی اپنے کام میں لگا رہتا ہے۔

خلاصہ

شام کا وقت، کھیتیاں خاموش، اس سماں میں اک مضبوط انسان یعنی کسان جو تہذیب کا پیدا کرنے والا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے جلوے کا گواہ ہے۔ وہ سورج اور چاند کی چمک سے واقف ہے۔ اس کی نظریں رات کو آسمان پر ہوتی ہیں اور دن کو زمین پر۔ اس کے سامنے تخریب کی قوتیں جھکی رہتی ہیں اور اس کے برتے پر کسی بھی ملک کی تہذیب پھلتی پھولتی ہے۔ کسان کے بازو کی قوت سے بادشاہ پھلتے پھولتے ہیں۔ اس کے چہرے پر محنت کے نشان ہیں، جب وہ گھر کی طرف رواں ہوتا ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جھٹپٹا	صبح اور شام کا وہ وقت جب سورج طلوع یا غروب ہوتا ہو	نرم رو	آہستگی سے بہنے والا
سماں	منظر، نظارا	قوی	مضبوط
ارتقا	ترقی کرنا، اوپر چڑھنا	پیشوا	امام
تہذیب	رہن سہن، ثقافت	پروردگار	پیدا کرنے والا
غروبِ آفتاب	سورج کا ڈوبنا	شفق	سورج ڈوبنے کے بعد کی سرخی

www.downloadclassnotes.com

قدرت	فطرت	شاہد	گواہ
ماہ	چاند	مہرِ عالم تاب	دنیا کو روشن کرنے والا سورج
نورِ نگاہ	نظر کا اجالا	افلاک	فلک کی جمع، آسمان
سرنگوں	جھکا ہوا، خمیدہ	قوتیں	طاقتیں
تخریب	توڑ پھوڑ	مشقت	محنت
صلابت	مضبوطی، طاقت	نزاکت	نازک پن، نازک ہونا
مدار	دارومدار، انحصار	کس بل	دم خم، زور، طاقت
شہریار	بادشاہ	رواں	جاری

اشعار کی تشریح

شعرنمبر:1 جھٹپٹے کا نرم رَو دریا ، شفق کا اضطراب
کھیتیاں ، میدان ، خاموشی ، غروبِ آفتاب

حل لغت

جھٹپٹا: صبح اور شام کا وہ وقت جب سورج طلوع یا غروب ہو رہا ہو۔ نرم رو: آہستگی سے بہتا ہوا۔ شفق: سورج غروب ہونے کے بعد شام کی سرخی۔ اضطراب: پریشانی، بے چینی۔ غروبِ آفتاب: سورج کا ڈوبنا

مفہوم: شام کا وقت ہے۔ ڈوبتے سورج کی روشنی بے تاب ہے۔ کھیتیاں اور میدان خاموش ہیں اور سورج غروب ہو رہا ہے۔

تشریح: جوش ملیح آبادی نے اس نظم میں بڑی جان دار منظر کشی کی ہے۔ انھوں نے شام کے منظر کو بڑے دل نشیں انداز میں بیان کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ سورج غروب

www.downloadclassnotes.com

ہو رہا ہے۔ دن کی روشنی آہستہ آہستہ رات کی تاریکی میں مدغم ہو رہی ہے۔ شفق کی سرخی ایسے لگ رہی ہے جیسے کوئی نرم رو دریا آہستہ آہستہ بہ رہا ہو۔ شام کے اس وقت میں سورج کی سرخی کی بے تابی دیکھنے کے قابل ہے۔ سارا دن سورج اپنی روشنی پھیلاتا رہا۔ اس کے غروب ہونے کے بعد کھیتیاں اور میدان خاموش اور ویران ہو گئے ہیں۔ ان کی رونقیں ماند پڑ گئی ہیں۔ ہر طرف ایک اداسی کا سماں پیدا ہو گیا ہے۔ یہ اس بات کی نشانی ہے کہ دن ڈھل چکا ہے اور شام ہو گئی ہے۔ لوگ اپنے اپنے کاموں سے فراغت پا کر اب گھر میں آرام کریں گے۔

شعر نمبر 2: **یہ سماں اور اک قوی انسان ، یعنی کاشت کار**
اِرتقا کا پیشوا ، تہذیب کا پروردگار

حلِ لغت

سماں: منظر، نظارا۔ قوی: مضبوط۔ کاشت کار: کسان۔ ارتقا: ترقی، درجہ بدرجہ اوپر جانا۔ پیشوا: امام۔ تہذیب: رہن سہن، ثقافت۔ پروردگار: پالنے والا

مفہوم: ایسے منظر میں ایک مضبوط انسان یعنی کسان جو کہ ترقی کا امام اور تہذیب کا پیدا کرنے والا ہے۔

تشریح: جوش ملیح آبادی نے کسان کے بارے میں بڑی گہری نظر سے مشاہدہ کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ شام کے وقت جب ہر طرف خاموشی چھا جاتی ہے۔ سورج غروب ہو رہا ہوتا ہے۔ اس وقت کھیتیاں ویران ہوتی ہیں لیکن ایک شخص ابھی بھی کام میں مگن ہے۔ یہ کسان ہے۔ کسان کھیتوں کا بادشاہ ہے۔ کھیتی باڑی ایک مقدس پیشہ ہے۔ کسی ملک کی معیشت کا انحصار ہی اس کی زرعی پیداوار پر ہوتا ہے۔ جس ملک کا کسان محنتی اور خوش حال ہوگا وہ ملک درجہ بدرجہ ترقی کی منازل طے کرتا ہوا بامِ عروج تک پہنچ جائے گا۔ کسی ملک کی تہذیب کسان ہی

کی رہینِ منت ہوتی ہے۔ کسان ملکی ترقی کا امام سمجھا جاتا ہے۔ کسی ملک میں کوئی بھی صنعت ہو۔ بے شمار پیسے ہوں مگر اس میں سبزیاں اور پھل نہ ہوں، اناج نہ ہو تو وہ دولت کس کام کی۔ اس کی بجائے وافر مقدار میں اناج، پھل اور سبزیاں ہوں تو کسی بھی حال میں گزارا کیا جا سکتا ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ کسان کسی بھی ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔

آشنا اپنی حقیقت سے ہو تو اے دہقاں ذرا
دانہ تو ، کھیتی بھی تو ، باراں بھی تو ، حاصل بھی تو

شعر نمبر:3 **جلوۂ قدرت کا شاہد ، حُسنِ فطرت کا گواہ**
ماہ کا دل ، مہرِ عالم تاب کا نورِ نگاہ

حل لغت

شاہد: گواہ۔ ماہ: چاند۔ مہرِ عالم تاب: جہان کو روشن کرنے والا سورج

مفہوم: کسان قدرت کے جلووں کا گواہ ہے، وہ چاند کا دل اور دنیا کو روشن کرنے والے سورج کی نگاہ کی روشنی ہے۔

تشریح: شاعر بیان کرتا ہے کہ کسان قدرت کے جلوے یا نظارے کا گواہ، مشاہدہ کرنے والا اور محبوب ہے۔ وہ دلکش و دلفریب قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ وہ حسنِ فطرت کا گواہ ہے، یعنی فطری حسن کا خوب قدر دان اور محرم ہے۔ کسان چاند کا دل یعنی چاند کا چہیتا اور پیارا ہے۔ وہ چاندنی راتوں میں اپنے کھیتوں میں محنت و مشقت کرتا ہے اور چاندنی سے خوب لطف اٹھاتا ہے۔ سورج تمام دنیا کو روشن اور منور کر دیتا ہے۔ کسان اسی سورج کا نورِ نگاہ، نگاہوں کی روشنی یعنی چہیتا، لاڈلا اور منظورِ نظر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کسان فطری مناظر میں گھرا رہتا ہے اور سورج، چاند اور ستارے اس کے ہمدم، ساتھی، دوست اور آشنا ہیں۔

شعر نمبر 4 لہر کھاتا ہے رگِ خاشاک میں جس کا لہو
جس کے دل کی آنچ بن جاتی ہے سیلِ رنگ و بو

حل لغت

رگ: ریشہ۔ خاشاک: کوڑا کرکٹ، گھاس پھونس۔ آنچ: آگ۔ سیل: سیلاب

مفہوم: جس کا لہو زمین کے ریشے میں لہر کھاتا ہے، جس کے دل کی آگ رنگ و خوشبو کا سیلاب بن جاتی ہے۔

تشریح: کہتے ہیں کہ کسان اس قدر محنت و مشقت کا عادی ہوتا ہے کہ اس کا خون گھاس پھونس اور کوڑے کرکٹ کی رگوں میں لہراتا ہے۔ یعنی وہ اپنے کھیتوں میں اس قدر محنت اور مشقت کرتا ہے کہ خون پسینا ایک کر دیتا ہے۔ جب وہ محنت کرتا ہے اور اس کا پسینا بہتا ہے تو اس پسینے میں اس کا لہو بھی شامل ہوتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ بہت زیادہ محنت کرتا ہے۔ گویا ایک کسان مولانا الطاف حسین حالی کے اس قول کی عملی تصویر پیش کرتا ہے

حلال آدمی کو ہے کھانا نہ پینا
نہ ہو ایک جب تک لہو اور پسینا

دوسرے مصرعے میں جوش ملیح آدمی بیان کرتے ہیں کہ کسان ایک ایسی ہستی ہے جس کے دل کی آنچ یعنی آگ یا حرارت رنگ و خوشبو کا سیلاب بن جاتی ہے۔ یعنی کسان کے دلی جذبہ اور سخت محنت کے نتیجے میں فصلوں، پھلوں اور پھولوں کو رنگت و خوشبو میسر آتی ہے۔ فصلیں کسان ہی کی محنت سے لہلہاتی ہیں، پھول اسی کی نگرانی اور دیکھ بھال سے کھلتے ہیں اور پھل اسی کی مشقت سے پکتے ہیں۔ جس طرح معمار کوئی عمارت بناتا ہے۔ وہ اپنا سارا ہنر اس پر صرف کرتا ہے تو عمارت میں ایک دلکشی اور جاذبیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جب پھلوں میں خوشبو اور ذائقہ بنتا ہے یا پھولوں میں خوشبو اور رنگت آتی ہے تو

www.downloadclassnotes.com

پتا چلتا ہے کہ کسان نے اس پر کتنی محنت کی ہو گی۔

شعر نمبر:5 دوڑتی ہے رات کو جس کی نظر افلاک پر
دن کو جس کی انگلیاں رہتی ہیں نبضِ خاک پر

حل لغت

افلاک: فلک کی جمع، آسمان

مفہوم: جس کی نظر رات کو آسمان پر دوڑتی ہے اور دن کو اس کی انگلیاں خاک کی نبض پر ہوتی ہیں۔

تشریح: کہتے ہیں کہ کسان کو رات دن اسی بات کی فکر لاحق رہتی ہے کہ اس کی فصلیں صحیح طور پر اور سازگار ماحول میں پروان چڑھیں۔ وہ لگاتار موسم اور آب وہوا کی تبدیلیوں پر نظر رکھتا ہے۔ رات کے وقت اس کی نگاہیں آسمان کی طرف لگی رہتی ہیں کہ بارش، آندھی یا طوفان کا امکان تو نہیں۔ اگر ایسا ہے تو پھر مناسب تحفظ کرتا ہے۔ اسی طرح دن کی روشنی میں کسان کی انگلیاں زمین کی نبض پر رہتی ہیں یعنی وہ زمین کی حالت و کیفیت کا مسلسل جائزہ لیتا رہتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ زمین سیراب ہے یا خشک، کاشت کے لیے تیار ہے یا نہیں؟ وہ ان تبدیلیوں کا جائزہ لے کر مناسب اقدامات کرتا ہے۔

شعر نمبر:6 سرنگوں رہتی ہیں جس سے قوتیں تخریب کی
جس کے بوتے پر لچکتی ہے کمر تہذیب کی

حل لغت

سرنگوں رہنا: سر جھکائے رکھنا، مغلوب ہونا۔ تخریب: خراب کرنا، برباد کرنا۔ بوتا: طاقت، ہمت۔ تہذیب: انسانیت، شائستگی، معاشرے میں رہن سہن کا طریقہ

مفہوم: کسان کی وجہ سے تخریب کی قوتیں اپنے سر کو جھکائے رکھتی ہیں اور اسی کی ہمت پر تہذیب پھلتی پھولتی ہے۔

www.downloadclassnotes.com

تشریح: کہتے ہیں کہ کسان ایک ایسی قابلِ قدر اور مفید ہستی ہے کہ اس کی بدولت منفی قسم کی شر پسند قوتیں مغلوب رہتی ہیں۔ اس کی صورت یہ ہے کہ کسان کی بدولت ملکی پیداوار اور آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔ قومی خزانہ مستحکم ہوتا ہے جس کی وجہ سے ملکی انتظام اور نظم و نسق بہتر ہوتا ہے۔ جرائم اور تخریب کاری کا سدباب ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ کسان ہی ہے جس کی محنتِ شاقہ تہذیب و تمدن کو پروان چڑھاتی ہے اور اعلیٰ اخلاقی اور انسانی قدریں فروغ پاتی ہیں۔ معاشرے کی اصلاح ہوتی ہے اور قابلِ قدر روایات جنم لیتی ہیں۔

شعر نمبر:7 **جس کے بازو کی صلابت پر نزاکت کا مدار**
جس کے کس بل پر اکڑتا ہے غرورِ شہریار

حلِ لغت

صلابت: مضبوطی، طاقت۔ نزاکت: نرم و نازک، مدار: دارومدار، انحصار۔ کس بل: طاقت۔ شہریار: بادشاہ

مفہوم: جس کے بازو کی قوت پر نازک پن کا انحصار ہے اور اسی کی طاقت پر بادشاہ کا غرور قائم ہوتا ہے۔

تشریح: کہتے ہیں کہ کسان کی قوتِ بازو پر نزاکت، بانکپن اور حسن و جمال کا دارومدار اور انحصار ہے یعنی کسان کے بازوؤں کی طاقت ملکی پیداوار اور آمدنی میں اضافہ کرتی ہے، جس کے نتیجے میں نزاکت اور بانکپن کا تحفظ ہوتا ہے۔ اس طرح کسان کے دم خم اور زور و قوت کے باعث ہی بادشاہ غرور و ناز سے اکڑتا ہے، یعنی بادشاہ کے فخر و غرور اور شان و شوکت کا انحصار بھی کسان کی قوتِ بازو پر ہے۔ اگر کسان پیداوار میں اضافہ کر کے مالیہ اور لگان ادا نہ کرے تو بادشاہ کی بادشاہت قائم نہیں رہ سکتی۔ یہ کسان ہی ہے جو لوگوں کو آرام و آسائش مہیا کرتا ہے اور بادشاہ اور حکمران کی شان بڑھاتا ہے۔

www.downloadclassnotes.com

شعر نمبر:8 دھوپ کے جھلسے ہوئے رُخ پر مشقت کے نشاں
کھیت سے پھیرے ہوئے مُنھ گھر کی جانب ہے رواں

حل لغت

رخ: چہرہ۔ مشقت: سخت محنت۔ رواں: جاری، چلتا ہوا

مفہوم: کسان کے چہرے پر سخت محنت کے نشان نظر آتے ہیں جب وہ کھیت کے کام سے فارغ ہو کر اپنے گھر کی طرف روانہ ہوتا ہے۔

تشریح: کہتے ہیں کہ کسان گرمی کی شدت اور تیز دھوپ میں اس قدر محنت و مشقت سے کام کرتا ہے کہ اس کے چہرے پر اس سخت محنت کے واضح نشان نظر آتے ہیں۔ بے چارے کا چہرہ جھلس کر سیاہ پڑ جاتا ہے اور چہرے کی رونق و تازگی ختم ہو جاتی ہے۔ وہ سارا دن اپنے کھیتوں میں سخت محنت کرتا ہے، جس کے نتیجے میں وہ تھک کر چُور ہو جاتا ہے۔ اب وہ منھ کھیت سے موڑ کر اپنے گھر کی طرف چل پڑتا ہے۔ گھر میں وہ اپنے بیوی بچوں میں گھل مل جاتا ہے، اس طرح اس کا دل بہل جاتا ہے اور وہ اگلے روز کی محنت و مشقت کے لیے تروتازہ ہو جاتا ہے۔

تبصرہ

جوش ملیح آبادی نے بڑے فصیح و بلیغ طریقے سے ایک کسان کی زندگی کو بیان کیا ہے۔ اس نے کسان کی محنت کا ذکر کرتے ہوئے اسے کسی بھی ملک کی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت دی ہے۔ کسان اپنے کام میں مگن رہتا ہے۔ اسے اپنے کام سے عشق ہے۔ کسان جانتا ہے کہ کب بارش ہو گی، کب ہوا چلے گی، کب اسے بیج بونا چاہیے۔ اس طرح وہ ایک اچھی فصل حاصل کر سکتا ہے۔ جوش ملیح آبادی کا مشاہدہ بہت تیز ہے۔ انھوں نے جزئیات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کسان کی زندگی کا اجمالی خاکا بیان کیا ہے۔

www.downloadclassnotes.com

حل مشقی سوالات

-1 مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیے:

(الف) نظم کے دوسرے شعر میں شاعر نے کن الفاظ میں کسان کی تحسین کی ہے؟

جواب: جوش ملیح آبادی نے کسان کے بارے میں بڑی گہری نظر سے مشاہدہ کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ شام کے وقت جب ہر طرف خاموشی چھا جاتی ہے۔ سورج غروب ہو رہا ہوتا ہے۔ اس وقت کھیتیاں ویران ہوتی ہیں لیکن ایک شخص ابھی بھی کام میں مگن ہے۔ یہ کسان ہے۔ کسان کھیتوں کا بادشاہ ہے۔ کھیتی باڑی ایک مقدس پیشہ ہے۔ کسی ملک کی معیشت کا انحصار ہی اس کی زرعی پیداوار پر ہوتا ہے۔ جس ملک کا کسان محنتی اور خوش حال ہو گا وہ ملک درجہ بدرجہ ترقی کی منازل طے کرتا ہوا بامِ عروج تک پہنچ جائے گا۔ کسی ملک کی تہذیب کسان ہی کی رہینِ منت ہوتی ہے۔ کسان ملکی ترقی کا امام سمجھا جاتا ہے۔ کسی ملک میں کوئی بھی صنعت ہو۔ بے شمار پیسے ہوں مگر اس میں سبزیاں اور پھل نہ ہوں، اناج نہ ہو تو وہ دولت کس کام کی۔ اس کی بجائے وافر مقدار میں اناج اور پھل، سبزیاں ہوں تو کسی بھی حال میں گزارا کیا جا سکتا ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ کسان کسی بھی ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔

(ب) "جلوۂ قدرت کا شاہد" سے کون مراد ہے؟

جواب: جلوۂ قدرت کا شاہد سے کسان مراد ہے۔

(ج) نبضِ خاک پر انگلیاں رہنے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: کسان کی انگلیاں زمین کی نبض پر رہتی ہیں یعنی وہ زمین کی حالت و کیفیت کا مسلسل جائزہ لیتا رہتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ زمین سیراب ہے یا خشک، کاشت کے

www.downloadclassnotes.com

کر چُور ہو جاتا ہے۔ اب وہ منہ کھیت سے موڑ کر اپنے گھر کی طرف چل پڑتا ہے۔ گھر میں وہ اپنے بیوی بچوں میں گھل مل جاتا ہے، اس طرح اس کا دل بہل جاتا ہے اور وہ اگلے روز کی محنت و مشقت کے لیے تروتازہ ہو جاتا ہے۔

(ہ) شاعر نے کسے ارتقا کا پیشوا کہا ہے؟

جواب: شاعر نے کسان کو ارتقا کا پیشوا کہا ہے۔

(و) کون سی قوتیں کسان سے سرنگوں رہتی ہیں؟

جواب: تخریب کی قوتیں کسان سے سرنگوں رہتی ہیں۔

(ز) کھیت سے منہ پھیر کر کسان کہاں جاتا ہے؟

جواب: کھیت سے منہ پھیر کر کسان گھر کی طرف جاتا ہے۔

(ح) نظم کے آخری شعر میں شاعر نے کن پانچ چیزوں کا ذکر کیا ہے؟

جواب: نظم کے آخری شعر میں کسان نے ''دھوپ''، ''جھلسے ہوئے رخ''، ''مشقت''، ''کھیت'' اور ''گھر'' کا ذکر کیا ہے۔

-2 نظم ''کسان'' کا متن مدِ نظر رکھ کر درست جواب پر نشان (✓) لگائیں۔

(الف) نظم کا ابتدائی منظر ہے:

(i) شام کا (ii) صبح کا
(iii) جھٹ پٹے کا (iv) رات کا

(ب) کسان کی انگلیاں دن کے وقت رہتی ہیں:

(i) ہل کی ہتھی پر (ii) حُقے کی نے پر
(iii) خاک کی نبض پر (iv) بانسری پر

(ج) کسان قدرت کے جلوے کا ہے:

(i) نبّاض (ii) گواہ
(iii) مدّاح (iv) شاہد

(د) کسان کھیت سے رُخ پھیر کر کہاں جاتا ہے؟

(i) گھر میں (ii) ویرانے میں
(iii) منڈیر کی طرف (iv) گاؤں میں

(ہ) نظم "کسان" کس شاعر کی تخلیق ہے؟

(i) جوش ملیح آبادی (ii) جمیل الدین عالی

(iii) میر انیس (iv) دلاور فگار

(و) یہ نظم جوش کے کس مجموعہ کلام سے لی گئی ہے؟

(i) حرف و حکایت (ii) شعلہ و شبنم

(iii) جذباتِ فطرت (iv) سنبل و سلاسل

(ز) شاعر نے تہذیب کا پروردگار کسے کہا ہے؟

(i) عالم (ii) مزدور

(iii) کسان (iv) معلّم

(الف)	(i)	(ب)	(iii)	(ج)	(iv)	(د)	(i)
(ہ)	(i)	(و)	(ii)	(ز)	(iii)		

3- نظم "کسان" کا متن ذہن میں رکھ کر، درست الفاظ کے ذریعے سے مصرعے مکمل کریں۔

(الف) جلوۂ قدرت کا شاہد حسنِ فطرت کا گواہ

(ب) دن کو جس کی انگلیاں رہتی ہیں نبضِ خاک پر

(ج) جس کے بوتے پر لچکتی ہے کمر تہذیب کی

(د) جس کے کس بل پر اکڑتا ہے غرور شہر یار

(ہ) دھوپ کے جھلسے ہوئے رُخ پر مشقت کے نشاں

4- جوش نے کسان کی جو صفات بیان کی ہیں، ان کی فہرست بنائیے۔

جواب: دیکھیے خلاصہ

5- درج ذیل فہرست میں سے مذکر مؤنث الگ الگ کیجیے:

نظم، شفق، میدان، سماں، فاتح، نسیم، فطرت، تہذیب، دھوپ، فلک

جواب: **مذکر:** میدان، سماں، فاتح، فلک

مؤنث: شفق، نظم، نسیم، فطرت، تہذیب، دھوپ

6- مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں:

www.downloadclassnotes.com

جھٹ پٹا، اضطراب، ارتقا، سرنگوں، تخریب، مشقت

الفاظ	جملوں میں استعمال
جھٹ پٹا	جھٹ پٹے کے وقت ایک ننھا سا دیا ایک بڑھیا نے سرِ راہ روشن کر دیا
اضطراب	ماں اضطراب کی حالت میں بار بار بچے کی راہ دیکھتی رہی۔
ارتقا	انسان نے آہستہ آہستہ ارتقا کی منازل طے کی ہیں۔
سرنگوں	جو اعلیٰ ظرف ہوتے ہیں ہمیشہ جھک کے ملتے ہیں صراحی سرنگوں ہو کر بھرا کرتی ہے پیمانے
تخریب	آج کل ہر جگہ تخریب کاری عام ہے۔
مشقت	مشقت کی ذلت جنھوں نے اٹھائی جہاں میں ملی ان کو آخر بڑائی

-7 درج ذیل الفاظ کے جوڑوں میں صوتی مشابہت ہے، لیکن ہر جوڑے کے لفظ الگ الگ معنی رکھتے ہیں۔ ہر لفظ کے الگ الگ معانی لکھیں۔

اَلم، عَلم، بعض، باز، پارہ، پارا، روزہ، روضہ، قاش، کاش

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَلم	دکھ، رنج، تکلیف	عَلم	جھنڈا، پرچم
بعض	کئی، چند، معدود	باز	ایک پرندہ، منع
پارہ	ٹکڑا، حصہ	پارا	ایک سیال دھات
روزہ	صوم، اسلام کا تیسرا رکن	روضہ	باغ
قاش	ٹکڑا، حصہ	کاش	افسوس کا کلمہ

سرگرمیاں

-1 جوش کی ایک اور مختصر سی نظم ڈھونڈ کر پڑھیں اور کاپی پر نوٹ کریں۔

جواب: جوش ملیح آبادی کی نظم **بدلی کا چاند**

خورشید وہ دیکھو ڈوب گیا ظلمت کا نشاں لہرانے لگا
مہتاب وہ ہلکے بادل سے چاندی کے ورق برسانے لگا

لو ڈوب گیا پھر بادل میں بادل میں وہ خط سے دوڑ گئے
لو پھر وہ گھٹائیں چاک ہوئیں ظلمت کا قدم تھرانے لگا
بادل میں چھپا تو کھول دیے بادل میں دریچے ہیرے کے
گردوں پہ جو آیا تو گردوں دریا کی طرح لہرانے لگا
سمٹی جو گھٹا تاریکی میں چاندی کے سفینے لے کے چلا
سنکی جو ہوا تو بادل کے گرداب میں غوطے کھانے لگا
غرفوں سے جو جھانکا گردوں کے امواج کی نبضیں تیز ہوئیں
حلقوں میں دوڑا بادل کے کہسار کا سر چکرانے لگا
پردہ جو اٹھایا بادل کا دریا پہ تبسم دوڑ گیا
چلمن جو گرائی بدلی کی میدان کا دل گھبرانے لگا
ابھرا تو تجلی دوڑ گئی ڈوبا تو فلک بے نور ہوا
الجھا تو سیاہی دوڑا دی سلجھا تو ضیا برسانے لگا
کیا کاوشِ نور و ظلمت ہے کیا قید ہے کیا آزادی ہے
انساں کی تڑپتی فطرت کا مفہوم سمجھ میں آنے لگا

-2 **"کسان کی مشقت بھری زندگی" کے عنوان سے طلبہ میں مضمون نویسی کا مقابلہ کروایا جائے۔**

جواب: **کسان کی مشقت بھری زندگی**

کسان معاشرے کا ایک سود مند فرد ہے۔ اس کی زندگی بڑی کٹھن ہے۔ اس کے باوجود وہ اپنے کام سے بہت مطمئن ہے۔ کسان منھ اندھیرے اٹھتا ہے۔ سب سے پہلے وہ بیلوں کو چارا دیتا ہے پھر انھیں لے کر کھیتوں کی طرف رواں دواں ہو جاتا ہے۔ بیلوں کو ہل میں جوتتا ہے۔ زمین میں ہل چلاتا ہے۔ اتنی دیر میں سورج کی روشنی نمودار ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ کسان بیلوں کو چھوڑ کر

www.downloadclassnotes.com

وضو کرتا ہے اور فجر کی نماز ادا کرتا ہے۔ بیلوں کو پانی پلانے کے لیے کنوئیں پر لے جاتا ہے۔ اسی اثنا میں کسان کی بیوی اس کے لیے روٹی لے کر آ جاتی ہے۔ کسان کے ناشتے میں لسی، مکھن اور اچار شامل ہوتا ہے۔ کھانا کھا کر کسان پھر کھیتوں میں چلا جاتا ہے۔ اگر ڈھیلے توڑنے کی ضرورت پیش آئے تو کسان ڈھیلے توڑتا ہے اور بیلوں کی مدد سے ہل چلا کر زمین کو نرم اور ہموار کرتا ہے۔ وہ دوپہر تک کھیتوں میں کام کرتا ہے۔ قریب قریب بارہ بجے اس کی بیوی دوپہر کا کھانا لے کر آ جاتی ہے۔ دوپہر کا کھانا کھا کر کسان کچھ دیر درخت کے سائے تلے چارپائی پر لیٹ کر آرام کرتا ہے۔ وہ حقے کے کچھ کش لیتا ہے۔ ایک گھنٹا آرام کرنے کے بعد کسان دوبارہ کام کرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ وہ سورج غروب ہونے تک کام کرتا رہتا ہے۔ پھر بیلوں کو کھول کر انھیں چارا دیتا ہے اور گھر کی طرف روانہ ہو جاتا ہے۔ گھر پہنچ کر وہ بیوی بچوں کے ساتھ رات کا کھانا کھاتا ہے۔ کسان رات کو جلدی سو جاتا ہے کیوں کہ اسے صبح جلدی اٹھنا ہوتا ہے۔

-3 طلبہ درست آہنگ میں یہ نظم پڑھیں۔

جواب: اساتذہ کرام جماعت کے کسی خوش الحان بچے سے یہ نظم ترنم کے ساتھ پڑھوائیں اور باقی بچوں سے کہیں کہ وہ اسے غور سے سنیں۔

تدریسی اشارات

-1 نظم کے حوالے سے طلبہ پر محنت کی اہمیت واضح کی جائے۔ حدیث شریف (الکاسب حبیب اللّٰہ) کا حوالہ دیا جائے۔

جواب: **محنت کی عظمت**

محنت کے معنی دکھ یا تکلیف برداشت کرنے کے ہیں۔ ہر انسان کے لیے لازم ہے کہ وہ زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے محنت کرے۔ قدرت کا منشا

www.downloadclassnotes.com

یہ ہے کہ انسان اپنے ہاتھ پاؤں ہلا کر خود اپنے لیے آسانیاں پیدا کرے۔ ترقی کا راز اسی بات پر ہے اور محنت ہی سے عزت ملتی ہے۔

وہی لوگ پاتے ہیں عزت زیادہ
جو کرتے ہیں دنیا میں محنت زیادہ

دنیا کے ہر میدان میں کامیابی کے لیے محنت درکار ہے اور محنت کا پھل ضرور ملتا ہے۔ ایک طالب علم جب تک محنت نہ کرے کامیابی حاصل نہیں کرسکتا۔ زمین دار اچھی فصل حاصل کرنے کے لیے بیج بوتا' ہل چلاتا' کھاد ڈالتا اور زمین کو پانی دیتا ہے۔ آخر اسے اپنی محنت کا پھل مل جاتا ہے اور وہ ڈھیروں اناج حاصل کرلیتا ہے۔

ہر انسان کو اپنی جسمانی طاقت کے مطابق محنت کرنی چاہیے۔ اپنی ہمت سے بڑھ کر محنت کرنا سخت غلطی ہے۔ اگر انسان اپنی حد سے زیادہ محنت کرے تو اس کی صحت خراب ہو جاتی ہے اور وہ پھر مزید محنت کے قابل نہیں رہتا۔ بعض لوگ سارا سارا دن محنت کرتے ہیں اور آرام کے لیے کوئی وقت نہیں نکالتے۔ یہ طرزِ عمل آخر کار ان کے نقصان کا باعث بنتا ہے۔

ہے محنت میں بہتر میانہ روی
اسی سے ملے کامیابی بڑی

دنیا میں جتنے بھی بڑے لوگ ہوئے ہیں انھوں نے محنت کی بدولت ہی کامیابی حاصل کی ہے۔ محنت کامیابی کی کنجی ہے۔ یہ دنیا کی رونق ہے۔ ہمارے اردگرد باغات' سبزہ زار' ہری بھری فصلیں' شان دار بنگلے' پکی سڑکیں اور خوب صورت عمارات محنت ہی کے کرشمے ہیں۔ اگر لوگ محنت نہ کرتے تو دنیا کی یہ رونق اور چہل پہل نہ ہوتی۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

آج کا زمانہ سائنس کا زمانہ ہے۔ انسان نے اپنی سہولت کے لیے بہت سی ایجادات کی ہیں۔ ہوائی جہاز، بحری جہاز، ٹینک، توپیں، راکٹ، ٹی وی اور کمپیوٹر وغیرہ سب محنت کا کرشمہ ہیں۔ محنتی انسان دنیا میں اپنی قوت سے سب کچھ حاصل کرلیتا ہے۔ طلبہ محنت نہ کریں تو کامیابی کیسے ملے۔ دنیا میں موجود ایجادات کرنے والوں نے محنت کی اور قدرت نے انھیں اس محنت کا پھل دے دیا۔ موجدوں کی محنت سے اب ایک دنیا فائدہ حاصل کررہی ہے۔
طالب علموں کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ دن رات محنت کریں تاکہ وہ امتحان میں سنہری کامیابی حاصل کریں۔ محنت کرنے سے معاشرے میں مقام بڑھتا ہے۔
طلبہ کامیابی حاصل کرکے نہ صرف اپنے ادارے بلکہ والدین اور اساتذہ کرام کی عزت میں اضافہ کرسکتے ہیں۔

جو دنیا میں محنت کرے گا بشر
ملے پھر اسے دہر میں سیم و زر

2- کسان کے موضوع پر کسی اور شاعر کی نظم طلبہ کو سنائی جائے یا مزدور کے موضوع پر احسان دانش یا کسی اور شاعر کی نظم سنا کر محنت کی عظمت واضح کی جائے۔

جواب: مجھے کسان کے موضوع پر لکھی گئی حفیظ جالندھری کی یہ نظم پسند ہے۔

سویرے اندھیرے اندھیرے اٹھا
لیے بیل کھیتوں کی جانب چلا
ہے سارا زمانہ ابھی سو رہا
مگر اس کا یہ وقت ہے کام کا
اسے ہر گھڑی کام ہی کا ہے دھیان
بڑا محنتی ہے بہادر کسان
کبھی بیل کا دل بڑھاتا ہوا
کبھی موڑتا اور ہنکاتا ہوا

کبھی ہل کی ہتھی دباتا ہوا
یہ چلتا ہے جب ہل چلاتا ہوا
کوئی دیکھے تو اس گھڑی اس کی شان
بڑا محنتی ہے بہادر کسان

کڑی دھوپ چاروں طرف چھا گئی
ہوا جس کی گرمی سے تھرا گئی
یہ بیلوں کی جوڑی جو گھبرا گئی
تو اس کی جگہ دوسری آ گئی
اکیلا کھڑا ہے مگر سخت جان
بڑا محنتی ہے بہادر کسان

ہوئی ہل چلاتے ہوئے دوپہر
چھپے سائے میں جا کے سب جانور
ہوا اس کا پنڈا پسینے میں تر
نہیں ہے مگر اس کے دل پر اثر
نہ چہرے پہ ہیں ماندگی کے نشان
بڑا محنتی ہے بہادر کسان

ہے دنیا کی جنت فقط اس کے پاس
یہ محنت سے کرتا ہے سب کام راس
یہ ترکاریاں، یہ اناج اور کپاس
پھلوں کا مزا اور پھولوں کی باس
اسی سے تو لیتا ہے سارا جہان
بڑا محنتی ہے بہادر کسان

www.downloadclassnotes.com

3- **جوش کی نظم گوئی کی خوبیوں اور آہنگ سے طلبہ کو متعارف کرایا جائے۔**

جواب: جوش کی نظم گوئی کی خوبیاں

انقلابی نظریات

جوش کو شاعر انقلاب بھی کہا جاتا ہے' کیونکہ انھوں نے برصغیر پاک و ہند کی تحریک آزادی کے زمانے میں بہت پر جوش اور انقلابی نظمیں لکھیں۔ان کے کلام میں لہجے کی گھن گرج' الفاظ کا مناسب چناؤ اور جذبات وتخیلات کی بلندی کے سبب ان کا شعری مقام مسلسل بلند ہوتا گیا۔

نغمگی اور تصویر کشی

جوش دور جدید کے بلند شعراء کی صف میں شامل ہیں۔شاعری میں انقلابی اور رومانوی رجحانات کی وجہ سے شاعر انقلاب اور شاعر شباب کہلوائے۔جوش کو شاعری کے فن اور زبان و بیان پر پوری قدرت حاصل ہے۔ان کا کلام نغمگی اور لفظی تصویر کشی میں یکتا ہے۔

حالات کی تلخی

بلاشبہ جوش اردو نظم کی ایک توانا آواز ہے۔ان کی شاعری میں انقلابی اور باغیانہ خیالات برملا بیان ہوئے ہیں۔اسی لیے انھیں شاعر انقلاب کہا گیا۔وہ اپنے عہد کے سیاسی میلانات اور نئے ادبی رجحانات سے بہت متاثر تھے۔یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں رنگینی اور لطافت کے ساتھ ساتھ حالات کی تلخی اور سنگینی کی جھلک بھی موجود ہے۔چنانچہ وہ اپنی انقلابی نظموں میں مزدوروں' محنت کشوں' کسانوں اور استحصال کے شکار مظلوموں کے لیے استعماری طاقتوں کے خلاف علم بغاوت بلند کرتے ہیں۔وہ حریت وآزادی اور وطن پرستی میں بھی بہت پر جوش ہیں۔ان کا فلسفہ ''زندگی عشرت امروز'' ہے۔کبھی کبھی وہ اپنی رباعیوں میں فکرونظر اور معرفت کے موضوعات بھی ادا کرتے ہیں۔

www.downloadclassnotes.com

ذخیرۂ الفاظ

جوش اپنے انقلابی اور باغیانہ لہجے' آزاد فطرت اور بے پناہ ذخیرہ الفاظ کی وجہ سے اردو شاعری میں ایک منفرد مقام کے حامل شاعر تھے اور بیسویں صدی کی شاعری میں ان کا نام صف اول کے شعرا میں شمار ہوتا ہے۔ جوش کی نظموں میں یوں تو مختلف موضوعات اور محسوسات کی عکاسی ہے' لیکن خاص طور پر ان کی رومانی نظمیں زیادہ دلکش اور اثر انگیز ہیں۔

-4 طلبہ پر واضح کیا جائے کہ حالات اور وقت کے ساتھ ساتھ جو معاشرتی تبدیلیاں آتی ہیں ان سے شہر اور دیہات دونوں متاثر ہوتے ہیں۔ اب مشینی کاشت کاری بڑھ گئی ہے لیکن دور دراز کے دیہات میں اب بھی ایسی تصویریں مل جاتی ہیں۔

جواب: شہر ہوں یا دیہات۔ ان دونوں کے ملنے سے کسی ملک کا معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ دیہاتی زندگی کی اپنی خصوصیات ہیں اور شہری زندگی کی اپنی خصوصیات' دونوں کے روشن پہلو بھی ہیں اور تاریک بھی۔ پاکستان کی ستر فیصد آبادی دیہات میں رہتی ہے جب کہ صرف تیس فیصد لوگ شہروں میں رہتے ہیں۔ لہلہاتے ہوئے کھیت ہرے بھرے سایہ دار درخت کھلی فضا اور تازہ ہوا گاؤں والوں کے لیے قدرت کا بہت بڑا عطیہ ہے۔ بقول احسان دانش

واہ رے دیہات کے سادہ تمدن کی بہار
سادگی میں بھی ہے کیا کیا تیرا دامن زر نگار

کھیتی باڑی گاؤں والوں کا ذریعۂ معاش ہے۔ پرانے زمانے میں ہل اور بیلوں کی مدد سے کھیتی باڑی کی جاتی تھی۔ آج کل ان کی جگہ جدید مشینوں نے لے لی ہے۔ اب کسان بیلوں کی بجائے ٹریکٹر کی مدد سے ہل چلاتا ہے۔ مشینوں ہی کی مدد سے کھیتوں میں بیج بکھیرتا ہے۔ ٹیوب ویل کے ذریعے آب

پاشی کرتا ہے۔ ہارویسٹر کے ذریعے سے فصل کاٹا ہے۔ غرض سب کام مشینوں ہی کے ذریعے سے ہوتے ہیں لیکن آج بھی دور دراز کے گاؤں میں پرانے طریقوں سے ہی کھیتی باڑی کی جاتی ہے۔ پرانے طریقوں سے کام لے کر اناج کی پیداوار تو زیادہ نہیں ہوتی لیکن چیزیں خالص ملتی ہیں۔ آج کل فصلوں کو کیڑوں سے بچانے کے لیے ان پر زہریلی ادویات کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے۔ یہ دوائیں انسانی صحت کے لیے بھی مضر ہیں لیکن جوں جوں آبادی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے ہر چیز کی پیداوار میں تیزی آتی جا رہی ہے۔ جو کام پہلے ہاتھ کی مدد سے دنوں میں ہوتا تھا اب وہی کام مشینوں کی مدد سے گھنٹوں میں ہو جاتا ہے، لیکن ان مشینوں نے ہمارے اندر سے احساس کی دولت کو آہستہ آہستہ ختم کر دیا ہے۔ بقول اقبال

ہے دلوں کے لیے موت مشینوں کی حکومت
احساسِ مروت کو کچل دیتے ہیں آلات

5- طلبہ سے یہ نظم ترنم سے اور تحت اللفظ پڑھوائی جائے۔

جواب: اساتذہ کرام بچوں سے یہ نظم پڑھوائیں۔

اہم معروضی سوالات

سبق کے متن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے درست جواب کی (✓) سے نشان دہی کریں۔

(الف) جھٹ پٹے کا نرم رو دریا اور اضطراب ہے:

(i) بیلوں کا (ii) کسان کا
(iii) شفق کا (iv) سورج کا

(ب) کسان پیشوا ہے:

(i) ارتقا کا (ii) ساتھیوں کا
(iii) کھیتوں کا (iv) گلشن کا

(ج) کسان شاہد ہے:

(i) جلوۂ قدرت کا (ii) حسنِ فطرت کا

(iii) نسیم صبح کا (iv) شفق کی سرخی کا

(د) کسان حسنِ فطرت کا:

(i) رکھوالا ہے (ii) چاہنے والا ہے

(iii) گواہ ہے (iv) دلدادہ ہے

(ہ) رات کو کسان کی نظر دوڑتی ہے:

(i) اپنے کھیتوں پر (ii) افلاک پر

(iii) اپنے مویشیوں پر (iv) اپنے اناج پر

(و) کسان کے بوتے پر تہذیب کی کمر:

(i) لہکتی ہے (ii) لچکتی ہے

(iii) چہکتی ہے (iv) مہکتی ہے

(ز) کسان کے بازو کی صلابت پر مدار ہے:

(i) حفاظت کا (ii) نزاکت کا

(iii) اطاعت کا (iv) عزت کا

(ح) کسان کھیت سے منہ پھیر کر رواں ہو جاتا ہے:

(i) دوستوں کی طرف (ii) شہر کی طرف

(iii) چوپال کی طرف (iv) گھر کی طرف

جواب

نمبر	جواب	نمبر	جواب	نمبر	جواب	نمبر	جواب
(الف)	(iii)	(ب)	(i)	(ج)	(i)	(د)	(iii)
(ہ)	(ii)	(و)	(ii)	(ز)	(ii)	(ح)	(iv)

www.downloadclassnotes.com